

اسلامی نظام عدل اور معاہدہ عمرانی

جناب ڈاکٹر برہان احمد فاروقی

اسلامی نظام کا قیام کیسے ممکن ہو؟ | یہ ایک سوال ہے جسے حل ہونا چاہیے
مگر صرف ایک نظام عدل ہی کے قیام
کا مسئلہ نہیں بلکہ ہمارا کوئی مسئلہ خواہ وہ علمی ہو یا عملی، اخلاقی ہو یا روحانی، عمرانی ہو یا
معاشی، سیاسی ہو یا بین الاقوامی مصطفوی انقلاب کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔
عدل گستری کی خاطر نظام عدل کے قیام کی جو مساعی دنیا میں ہو رہی ہیں۔
ان... کی کسی کوشش اور سعی سے عدل اس لیے متصور نہیں ہو سکتا کہ اسلام
کے علاوہ باقی تمام مذاہب عدل و انصاف کو حیات اخروی پر منحصر رکھتے ہیں اور
انسانی استعداد کے زائیدہ فکر کی رو سے ذات باری تعالیٰ کا اثبات حتی قطعی
اور یقینی طور پر متصور نہیں ہو سکتا لہذا قدرتی حقوق تو مسلم ہو سکتے ہی نہیں اس
لیے تمام انسانی حقوق رسم و رواج ہی سے اخذ کئے جاسکتے ہیں اور ایک مستند
ریاست کے فیصلے ہی ان کے رد و قبول میں مؤثر ہوں گے اور صحیح معنی میں ایک
فلاحی ریاست کے وجود میں آنے کے لیے صرف ایک ہی شرط کا پورا ہونا ضروری
ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ سیاسی تناقض رفع ہو جائے اور سیاسی تناقض کلمہ طیبہ
پر مبنی معاہدہ عمرانی کے بغیر رفع ہو سکتا ہی نہیں۔

سیاسی تناقض یہ ہے کہ جب کوئی معاشرہ سیاسی طور پر منظم ہو کہ ریاست کی
شکل اختیار کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں مطیع اور مطاع وجود میں آجائے ہیں تو

مطاع کو قانونی طور پر یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ مطیعوں سے جبراً اطاعت طلب کر سکے اگر اطاعت کا مطالبہ ہو س اقتدار کی تسکین کے لیے کیا جائے تو مستبد نظام قائم ہو جاتا ہے اور سیاسی تناقض کا رفع ہونا ناممکن ہو جاتا ہے لیکن ہو س اقتدار ہی حیات انسانی کے سیاسی پہلو کی وہ خاصیت ہے جو اصلاح پذیر نہ ہو تو ریاست کے محصولات ”لوٹ“ بن جاتے ہیں پولیس دہشت انگیزی کا مظہر ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور عدالتیں عدل و انصاف کی قربانگاہوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

مطلق العنان ملوکیت، آئینی ملوکیت اور جمہوریت کے حوالے سے جو بحثیں جدید سیاسی فکر میں عمرانی معاہدے کے موضوع پر ہوئی ہیں ان کی حیثیت ایک افسانے سے زیادہ نہیں ہے۔ ہالیں، لاک اور دوسو نے جس معاہدہ عمرانی پر بحث کی ہے وہ تاریخ میں کبھی واقعہ کے طور پر وجود میں نہیں آیا تھا۔ ہالیں کے معاہدہ عمرانی میں بادشاہ فریق کی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ طاقت سے نظام قائم کرتا ہے اور لوگ اپنے مفادات یعنی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کی خاطر اقتدار اور حاکمیت تسلیم کرتے ہیں۔ بادشاہ کے صرف حقوق ہیں اور یہ حقوق بقدر اس کے غلبے کی شدت کے مستلم رہتے ہیں۔

جب عوام میں شعور پیدا ہوتا ہے یعنی قوت کا شعور اور بادشاہ کے کردار میں انحراف پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنے اقتدار کی حفاظت کی خاطر چند آئینی پابندیاں قبول کر لیتا ہے، یہ لاک کے معاہدہ عمرانی کی حیثیت ہے اور دوسو کا معاہدہ عمرانی سراسر عوام کے درمیان ہے یعنی اقتدار عوام کا حق ہے وہ اپنے اندر کچھ لوگوں کو اختیار تفویض کر کے ایک نظام کی پابندی اپنے اوپر خود لازم کرتے ہیں۔ یہ جمہوریت ہے

مگر یہ معاہدہ عمرانی تاریخی حیثیت سے کبھی وجود میں نہیں آیا۔ ان تینوں مفکرین نے معاہدہ عمرانی کی جو وضاحت کی ہے اس کی حیثیت یہ ہے کہ اگر معاہدہ عمرانی وجود میں آیا ہوتا تو جس طرح ہا بس لاک اور روس نے اپنے اپنے تخیل میں سمجھا ہے، یوں ہوا ہوتا۔

اس کے برعکس ایک معاہدہ عمرانی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکون کے حکم ربانی کے تحت وجود میں آتا ہے جس کی اساس کلمہ طیبہ ہے جس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ”مطاع“ کی ہے اور مہاجرین انصار اور مشرکین و یہود ”مطیع“ کی حیثیت سے اس معاہدے میں فریق کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ معاہدہ ”میشاق مدینہ“ کے نام سے ایک تاریخی حقیقت ہے اور یہ میثاق تاریخ انسانی میں اولین تحریری دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے قرآن اپنے ملنے والوں سے جس معاہدہ عمرانی کا مطالبہ کرتا ہے اس کی پہلی بنیادی شرط یہ ہے کہ یہ تسلیم کیا جائے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ مطاع مطلق کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی اطاعت کے بغیر اللہ کی اطاعت متصور نہیں ہو سکتی اور یہ کہ ان کی اطاعت احتمال خطا سے پاک ہے۔ یہ معاہدہ عمرانی بیعت سے وجود میں آتا ہے یہی اسوہ مبارک ہے جس کی پیروی سے خلافت راشدہ وجود میں آتی ہے جس کا ایک وظیفہ نظام عدل کو قائم کرنا بھی ہے اور اسلام کا موقف یہ ہے کہ عدل، حیات ارضی میں قبل از مرگ زندگی میں وجود میں آنا چاہیے۔ خلافت راشدہ سیاسی عمل کا معیاری نمونہ ہے۔

مسلمانوں کی تاریخ میں سیاسی فکر و عمل کے زوال کی ابتدا، ملوکیت سے ہوتی ہے کیونکہ کلمہ طیبہ کی بنیاد پر معاہدہ عمرانی کے برقرار نہ رہنے سے سیاسی فکر و

عمل کا زوال مکمل ہوتا ہے یہی زوال اقتدار سے محرومی کا پیش خیمہ ہے اور مطلق العنان ملوکیت کا قیام اسلام کے سیاسی موقف یعنی کلمہ طیبہ کی بنیاد پر معاہدہ عمرانی سے انحراف کا نتیجہ ہے۔ مگر یہاں اس التباس کا رفع کرنا ضروری ہے کہ خلافت راشدہ میں مطاع کے برسر اقتدار آنے کے تین طریقے یعنی عام انتخاب، نامزدگی اور مجوزہ چند ناموں میں سے ایک کا انتخاب لیکن اس کے طریقے کی آڑ میں جمہوری طریق انتخاب کے جواز پر سیاسی جماعتوں کا اصرار اسلامی ریاست کے قیام کی ضمانت نہیں رکھتا اسلامی ریاست کا قیام ”معاہدہ عمرانی“ سے وجود میں آتا ہے جس کی صورت ”بعیت“ ہے بعیت مطاع اور مطیع دونوں کے لیے منترل من اللہ احکام کے یکساں واجب لتقبل ہونے کا معاہدہ ہے۔

مغربی دنیا میں مطلق العنان ملوکیت سے آئینی ملوکیت کی طرف اور آئینی ملوکیت سے جمہوریت کی طرف آنا بصورت اقدام و خطا ارتقاء کی حیثیت رکھتا ہے اور ہمارا خلافت راشدہ سے معاہدہ عمرانی کے ساتھ ملوکیت کی طرف آنا اور بغیر معاہدہ عمرانی کے مطلق العنان ملوکیت کی طرف آنا زوال کی حیثیت رکھتا ہے پھر اگر ہم اس زوال کا مداوا دور جدید کی پیروی میں جمہوریت کے ذریعہ کرنا چاہیں جس میں کلمہ طیبہ پر مبنی معاہدہ عمرانی کے بغیر کسی سیاسی عمل پر اصرار ہو تو کیا یہ اسلام سے انحراف کی راہ پر چلنے کے لیے بغض ہونا نہیں ہے !!! اگر جمہوری نظام میں مطاع کو بدلنا جاسکتا ہے تو کلمہ طیبہ پر مبنی معاہدہ عمرانی (بعیت) سے وجود میں آنے والے ”مطاع“ کو ہر طرف کرنا اور زیادہ اہم اور سہل ہو جاتا ہے۔ مگر ہمارے سیاست بین کی بے کرداری معاہدہ عمرانی کی خلاف ورزی کے باوجود اقتدار سے ہٹائے جانے کی روادار نہیں ہے اور چونکہ ہوس اقتدار کو لوہا کرنے کے لیے

ریاست ہی سے راہ ہموار ہوتی ہے۔ اس لئے ہی اُن کی آخری پناہ گاہ ہے۔

ریاست ایک انسانی ادارہ ہے جو معاہدہ عمرانی ہی سے وجود میں آتا ہے اور مطاع نامشہود معاہدہ عمرانی کا فریق نہیں بن سکتا انسانی ادارے کے قیام کے لیے مطاع اور مطیع دونوں کا انسان ہونا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کی پوری کائنات کی حاکمیت کو جو ایک مابعد الطبیعیاتی تصور ہے سیاسی تصور کے طور پر اختیار کرنے کا محرک صرف یہی ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باذن اللہ مطاع مطلق ہونے کا قلاوہ اپنی گردن سے نکال دیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے نام سے تعبیر کا حق جمہوری نظام کے تحت اقتدار میں آنے والے مطاع کو حاصل ہو جائے یہی اس دور میں پوری دنیا میں ہو رہا ہے بلکہ اس دور میں پورے عالم پر ویسی ہی ایک بھیانک اور تاریک تر جاہلیت چھاٹی ہوئی ہے جس سے نکلنے کے لیے دور رسالت میں کامیاب جدوجہد کی گئی تھی۔ اب بھی ویسی ہی جدوجہد کی ضرورت ہے۔

سورۃ فاتحہ سے ابتدا کی جائے تو اس میں تین جزوے نمایاں ہیں :

۱۔ ذات و صفات باری کا اثبات۔

۲۔ عبادت و استعانت کا اقرار اور ہدایت کی دعا (اھدنا الصراط المستقیم)

یہ دعا بامعنی اور بامقصد صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب اس دعا کا محتوی مقصودِ بعثت کو پانے کی ہدایت ہو آج زندگی جس ضلالت میں گرفتار ہے وہ دین حق پر جاہلیت کا غلبہ ہے جسے غلبہ دین حق سے بدلنا مطلوب ہے۔ اس کا ایک پہلو نظام عدل کا قیام جب تک کلمہ طیبہ پر مبنی معاہدہ عمرانی کے قیام سے فلاحی ریاست وجود میں نہ آئے جس کے نتیجہ

میں مطاع اور مطیع دونوں کے لیے مُنزل من اللہ احکام یکساں واجب تعمیل نہ ہو جائیں عدل گستری جو عبارت ہے ایسا ئے حقوق سے دنیا کی کسی ریاست کی عدالت میں متصور نہیں ہو سکتی۔
اللہ پاک فرماتا ہے۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الظالمون ۔
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکافرون ۔
ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الفاسقون
آج بھی جاہلیت کے غلبے کو دین حق سے بدلنا مطلوب ہے۔ جن کے لیے پیغمبرِ اند رہنمائی ضروری ہے پیغمبرِ اسلام نے علمِ بالوحی کی رہنمائی میں عرب کے جاہلی معاشرے کو اسلام کے مثالی معاشرے میں بدل دیا۔ اب اگر ہم اپنے گڑھے ہوئے معاشرے کو انہی خطوط پر بدلنا چاہیں تو ہمیں مثالی اسلامی معاشرے کی مندرجہ ذیل خصوصیات کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔ یعنی:

۱۔ نوع انسانی کی وحدت کا تصور

۲۔ یہ کہ معاشرہ اخلاقی جدوجہد کرنے والے اور روحانی الاصل افراد پر مشتمل ہو۔

۳۔ یہ کہ ان افراد کی جدوجہد کا مقصد یہ ہو کہ فرد اور معاشرہ ہر قسم کے خوف

غم سے محفوظ رہیں اور

۴۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیز مشروط اطاعت اور آپ سے غیر منقسم وفاداری اس معاشرے کے استحکام کی بنیاد ہو تاکہ شرک فی النبوۃ سے

لے المائمه ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳

پیدا ہونے والا اختلاف فرقہ پرستی کی شکل اختیار نہ کر سکے کیونکہ
فرقہ پرستی عبارت ہے

•۔ بے جان عقائد، مردہ رسوم، مفاد پرستانہ گروہ بندیوں کو پیغمبرانہ راہِ حق
پرستی، اتحاد بین الفرق کو کفر اور فرقہ پرستانہ منافرت کے
اظہار کو دینی حمیت کا تقاضا سمجھنے سے۔

کلمہ طیبہ پر مبنی معاہدہ عمرانی یعنی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی
الامر منکھ (جس کے بغیر اسلامی ریاست کا تصور بھی نہیں ہو سکتا) انتخاب
سے نہیں "بیعت" سے وجود میں آتا ہے اور جمہوریت کے پرستار محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم باذن اللہ مطاع مطلق ہونے کی نفی کر کے اپنے واسطے سے خدا کی
اطاعت چاہتے ہیں۔

جمہوریت پرست حسیت کی بنیاد پر وجود
باری کی نفی کرتے ہوئے پارلیمانی نظام کی
صورت میں الوہیت قائم کر کے برطانوی
پارلیمنٹ کی طرح کا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں
جس میں "سدومست" قانوناً روا ہے۔ یہ سب کچھ بین الاقوامی سطح پر باطل کے غلبے
کے یقین کو پسند کر کے اس کی پیروی کا نتیجہ ہے۔

انفرادی زندگی کے تینوں پہلوؤں یعنی فکری، ایمانی اور اخلاقی کی اصلاح
انسان مرتفع بننے کے نصب العین پر منحصر ہے جس کے حصول کا ضامن لائحہ عمل

صحیفہ انقلاب سے میسر آتا ہے۔ اجتماعی زندگی کے تینوں پہلوؤں یعنی معاشرتی، معاشی سیاسی کی اصلاح ایک مثالی معاشرے کے قیام کو نصب العین بنا کر اس کے حصول کی جدوجہد سے دستہ ہونے پر منحصر ہے اور یہ جدوجہد حتمی قطعاً متصور نہیں ہو سکتی۔

نیز عمرانی و مدت کے شعور کی بنیاد اقرار توحید و رسالت ہو تجوی کملطیبہ پر مبنی معاہدہ عمرانی سے پیدا ہونے والی ریاست میں اخلاق اور معیشت کے ناگزیر تعلق کی بنیاد پر نظام عدل کا قیام عمل میں آئے گا۔

بہر حال ہر سطح پر ایک عملی اساس درکار ہے انفرادی سطح پر عملی اساس فطرت انسانی کی ثنویت (بالفعل فطرت اور بالقوہ فطرت) ہے، اجتماعی سطح کی عملی اساس انسان کا اس حد تک فطرتاً عمرانی الطبع ہونا ہے کہ انسان بغیر معاشرے کے نہ وجود میں آ سکتا ہے نہ باقی رہ سکتا ہے نہ ترقی کر سکتا ہے صرف مر سکتا ہے بین الاقوامی سطح کے نصب العین کے لیے عملی اساس امن و عافیت کی آرزو ہے جس سے بین الاقوامی زندگی کی اُس خاصیت نے محروم کر دیا ہے جو عداوت و عناد اور اس کے جوابی عمل یعنی جنگ درجنگ کا منظر ہے، اس امر کو پرکھنے کا معیار وہ احکام ہیں جو زندگی کے انفرادی، اجتماعی اور بین الاقوامی مقاصد سے متعلق ہیں۔

اس عمل کے لیے نمود کمال بعثت سے ہجرت تک، ہجرت سے فتح مکہ تک اور فتح مکہ سے عجۃ الوداع تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدوجہد ہے جو اسوۂ مبارک کی حیثیت رکھتی ہے۔

”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق اور تکذیب کا تضاد وہ محرک ہے جو زندگی کی کسی سطح پر جدوجہد سے انحراف کرنے میں حائل ہے۔ اگر جدوجہد

میں استقامت نہ رہے تو تکذیب کی قوتیں تصدیق کے علمبرداروں پر غالب آجاتی ہیں ہر جہد و جہد سے پہلے یقین ضروری ہے جس کے بغیر جہد و جہد نہیں ہو سکتی اور ایک یقین وہ ہے جو کامیابی کے بعد راسخ ہوتا ہے۔ پہلا یقین ایمان بالغیب ہے جس کا تعلق غیب الارض سے ہے یہ اس سیاسی غلبہ اور معاشی آسودہ حالی کا یقین ہے جو ابھی نظروں سے اوجھل ہے۔

دوسرے یقین کا تعلق غیب السموات سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے باب میں بیداء الخید و هو علی کل شے قدير اور ایسے لاشریک وجود واحد کے ہونے کا یقین جس کے مقابلے میں باطل کی کوئی حیثیت نہ ہو یہ یقین ایک مسلسل عمل کا طلب گار ہے جو باطل کی شکست نامہ پر منتج ہو کیونکہ جب تک باطل کی طرف سے مزاحمت ہو رہی ہے نہ اس کے وجود کا انکار ہو سکتا ہے نہ مؤثر ہونے کا! احتیاق حق اور ابطال باطل کے لیے باطل کا وجود ضروری ہے اور ایمان باللہ کے راسخ ہونے کی شرط یہ ہے کہ باطل کو مکمل شکست دی جائے۔ اور باطل کی مکمل شکست کے لیے انقلابی جماعت کے ایمان کی آبیاری کی جائے جس کے لیے ایمان بالغیب کی اساس متعین کرنا ضروری ہے۔

غایت تخلیق، غایت بعثت، غایت ایمان بالغیب کی ایک اساس | نزول قرآن کا ایک ہی غایت ہونا اور دوسرے

مسند جبریل کا ثانی قوانین،

۱۔ قانون نشوونما یعنی یوجعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین

مجرم پیغمبرانہ دعوت کی مزاحمت کریں گے اور اصحاب ایمان کی طرف سے مزاحمت کی مزاحمت ہوگی تو دعوت کامیاب ہوگی۔

۲- تاریخی قانون، اس دعوت سے دو جماعتیں وجود میں آئیں گی حزب اللہ اور حزب الشیطان حزب اللہ ہی غالب رہے گی اس کی ضمانت کائناتی قانون سعادت و شقاوت میں ہے جس کی حیثیت دوسرے قانون کی ہے۔

قد افلح من زکھا وقد غاب من دسھا۔

اس قانون کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے غلبہ حق متعین ہوتا ہے کیونکہ جس کا نفس حرص و لالچ سے پاک ہو جاتا ہے وہ دوسروں کو نشوونما دیتا ہے۔ لہذا فلاح پاتا ہے اور جس کا نفس حرص و لالچ میں مبتلا رہتا ہے وہ نشوونما فیض رسانی اور نفع بخشی کو اپنے مروجہ مفاد کی خاطر روکتا ہے لہذا ناکام ہوتا ہے۔

یہ تینوں قوانین باہم مربوط ہیں اور ہر انہی قوانین میں ہر جدوجہد کے کامیاب ہونے کی ضمانت ہے نظام عدل کا قیام پیغمبرانہ مقاصد کے لیے انقلاب کا طلب گار ہے اور اس دور میں اقدار کی تباہی فرد کی جانب سے نہیں ہو رہی بلکہ معاشرہ اجتماعی نظام کی خرابی سے تباہ ہو رہا ہے اور اجتماعی زندگی بین الاقوامی فساد کے باعث تباہ ہو رہی ہے یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام، باوجودیکہ کہ ارض کی ایک تہائی آبادی اور ستائیس مقدر ریاستوں پر مشتمل ہے متحد نہ ہونے کی بناء پر مغلوب ہے اور نظام عدل کے قیام سے قاصر ہے اس کا علاج یہ ہے کہ مسلم امت غلبہ دین حق کے لیے متحد ہو کر اپنے خلاف تصاد کو دعوت دے اس طرح انقلاب کے قرآنی لائحہ عمل پر کاربند ہونے کا شعور پیدا کرے گی اور نظام عدل کا قیام بھی اسی شعور کا ایک ناگزیر حصہ اگرچہ تفصیلات کے لحاظ سے دوسرے مروج نظام ملے عدل سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔